عبادت

مولانا ابرار اللہ شاہ

جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

الحمد الله وکفیٰ وسلا م علی عبا دالذین اصطفیٰ اما بعد ۔

انسا ن کی تخلیق کا مقصد اصلی اپنے معبود حقیقی کی عبا دت کرنا ہے، اور اللہ تعا لیٰ ہی عبا دت کے لا ئق ہے ، کہ انسان اپنی پیشا نی صر ف اسی کے دربا ر میں پو رے خشو ع و خضوع اور انتہا ئی عا جز ی کے سا تھ ٹیک دے ، کیو نکہ ہما رے منعم حقیقی ، خا لق اور مو ت و زند گی کے مالک اللہ تبا رک وتعا لیٰ ہے ، چنا نچہ اللہ پا ک کا ارشا د ہے ،

" وما خلقت الجن والا نس الا لیعبدون " ۔

تر جمہ:... اور میں نے جنا ت اور انسا نو ں کو پید ا کیا تا کہ وہ (اللہ پا ک کی) عبا دت کر یں۔

اس ایا ت میں اللہ تعا لیٰ نے یہ بتد ادیا ، کہ جن وانس کی تخلیق کا مقصد نقط اللہ تعا لیٰ کی عبا دت کر نا ہے ، حقیقت تو یہ ہے ، کہ اللہ تعا لیٰ تو اپنے بند وں کی عبا دت سے بے نیا ز ہے اور مخلو ق ہی عبا دت کی محتا ک ہے ، اس لئے جس نے اللہ تعا لیٰ کی عبادت سے انکا ر کیا ، وہ متکبر ہے،اور جس نے اللہ تعا لیٰ کی عبادت کے سا تھ تمیز اللہ کو بھی شر یک کیا ، تو وہ مشر ک ہے ، اور جس نے شریعت کے بتلا ئے ہو ئے طر یقو ں کے خلاف عبا دت کی تو وہ بد عتی ہے ، اور جس نے صر ف اللہ تعا لیٰ کی عبادت شر یعت محمد ی صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق کی تو وہ مو من ہے۔

شریعت مطہرہ کی روشنی میں عبادت کسے کہتے ہیں، اور اسلام میں عبادت کی کیا اہمیت ہے، اور کونسی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں مطلوب ومقبول ہے، اس مختصر ہی تحریر میں ہم ان سوالات جوابات شریعت کی روشنی میں جاننے کی کوشش کریں گے،

عبادت کی لغوی تعریف:

لغت میں عبادت بطور تعظم انتہائی عاجزی وانکساری خضوع اور فرمانبرداری کا نام ہے، اور عبادت کے مستحق صرف اللہ پاک عزوجل ہیں اور عبادت صحیح اور کامل اس وقت ہوگی، جب اللہ پاک کی عبادت انتہائی عاجزی کے ساتھ کی جائے اور اللہ پاک سے غایت درجہ کی محبت ہو کہ دنیا کی سب چیزوں پر اللہ پاک کی محبت غالب آ جائے،

عبادت کی شرعی تعریف:

مولانا قاری محمد طیب ؒ عبادت کی تعریف فرماتے ہیں، کہ شرعی طور پر عبادت کے معنیٰ غایت تذلل یعنی اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی بجالاتے ہوئے انتہائی ذلت اختیار کرنا ہے، جس کے آگے ذلت کا کوئی درجہ باقی نہ رہے۔

ابن کثیرؒ نے عبادت کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

" ما یجمع کما ل المعبۃوا لخضوع وا لخوف "

ترجمہ :... عبادت تین چیزوں کمال محبت، عجزوانکساری اور اللہ پاک سے خوف کا مجموعہ ہے

العبا دت اسم جا مع لکل مایحبہ اللہ ویرضا ہ من الا قو ال والا عمال البا طنتہ والظا ہرۃ "

عبادت کا لفظ ہر اس ظاہری و باطنی قول و عمل پر بولا جاتا ہے، جیسے اللہ پاک پسند فرمائیں اور راضی ہو جائیں۔

شریعت میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے:

مذکورہ بالا تعریفات کی وجہ سے عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہو جاتا ہے، بعض لوگ عبادت کو صرف رکوع و سجود اور نماز تک محدود سمجھتے ہیں، حالانکہ عبادت ہر اس قول وعمل اور ایسے راستہ کے اختیار کو بھی کہتے ہیں، کہ جس سے اللہ پاک راضی ہو جائے عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

۱)... عبادات بدنی:

نماز ادا کرنا، روز رکھنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا دعائیں مانگنا اور درود شریف کا ورد کرنا وغیرہ سب عبادت بدنی ہیں۔

۲)... عبادت مالی:

زکوۃ و صدقات ادا کرنا، اللہ کی راہ میں مال وقف کرنا مساجد تعمیر کرنا، مہمان خانے اور مسافروں کیلئے سرائے بنانا، خانقاہیں، مدارس، پل کنویں تعمیر (پانی کا انتظام) کرنا وغیرہ عبادت مالی ہیں۔

عبادت مالی و بدنی:

حج وعمرہ اداء کرنا، جہاد کرنا، اقامت اعیاد وغیرہ، عبادات بدنی و مالی دونوں کو شامل ہیں۔

ہم میں سے ہر اس شخص پر عبادت کے شرعی مفہوم اور اس کی شرعی حدود کا جاننا ضروری ہے ، جو دخول جنت اور جہنم سے نجات کا مستمنی ہو ، تاکہ اس کی عبادت خالص اللہ پاک کی رضاء اور خوشنودی کا ذریعہ بن جاتے ، کیونکہ لبسا اوقات انسان عبادت کے ایسے طریقے اختیار کر لیتا ہے ، کہ وہ لاشعوری طور پر شرک جیسے قبیح فعل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عبادت کا ایک معنٰی اطاعت اور مطلق پیروی کرنا ہے :

قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

" الم اعهد اليلم يبنى ادمه ان لا تعد وا الشيطن ، جانه لكم عددمبين " ۔

ترجمہ :... میں نے نہ کہہ رکھا تھا ، تم کو اسے آدم کی اولاد کہ نہ یوجیو شیطان کو ، وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

اس مقام پر شیطان کی عبادت کا منٰی اس کی اطاعت کرنا ہے ، اس طرح اللہ پاک نے فرعون اور اس کے لشکر کے بارے میں فرمایا۔

" فقا لوا ا نو من لبشرين مثلنا و قو مهما لنا عبدو ن " ۔

ترجمہ :... کہنے لگے کہ کیا ہم ان اپنے جیسے دو آمیوں پر ایمان لے آئیں اور ان کی قوم کے لوگ ہمارے خدمت گار ہیں۔

اس مقام پر عبادت کا معنٰی حضرت موسیٰ وہارون علیہا سلام کی قوم کا ہر معاملہ میں فرعون کی اطاعت تقلید اور پیروی کرنا ہے ، جبکہ مومنین کیلئے اپنے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پیروی اور اطاعت کرنا حرام ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی اطاعت کرنا ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱)... گناہ حرام سمجھتے ہوئے غیر اللہ کی اطاعت کرنا:

اس کی صورت یہ ہے کہ شیطان زنا کو انسان کے لئے مسزبن کر کے اس میں مبتلا کر دے اور اس کی مکمل طور پر پیروی کرے اسی طرح کسی بھی ایسے آدمی کا سر پرست اس کو ڈارھی منڈوانے کا کہے یا شراب پینے کا کہے اور وہ اس حرام کا ارکاب کرے، لیکن اس گناہ کو حرام بھی سمجھتا ہو تو ایسا شخص شیطان کی عبادت یعنی اس کی اطاعت و پیروی کرنے والا ہو گا،اور اس گناہ کے ارتکاب سے دائرہ کفر یں‌داخل ہیں ہو گا، فاسق ضروری کہلائے گا، البتہ اگر اس گناہ کو حلال جان کر کرے گا تو کافر بھی ہو جائے گا،اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی اطاعت کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے، چنانچہ حدیث مبارکہ ہے۔

”لا طاعة فی معصیة الله النما الطاعة فی المعروف“

ترجمہ... اللہ تعالی کی نافرمانی میں اطاعت (جائز) نہیں ہے، اطاعت صرف نیکی کے کامول میں ہے۔

۲)... کسی بھی چیز کے حلت و حدیث میں اللہ تعالی کے سوا کسی کی اطاعت کرنا:

کسی بھی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کا حق صرف اللہ تعالی کا ہے مخلوق میں سے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دے، اگر کوئی شخص اس معاملہ میں غیر اللہ کی اطاعت کرے گا تو یہ شرک اکبر ہے اس لئے کہ حق اطاعت صرف اللہ تعالی کی ذات اقدس کو حاصل ہے چنانچہ سورہ کیف میں اللہ تعالی نے فرمایا۔

”ما لهم من دونه من ولی ولا شرک فی حکمه احده“

ترجمہ:... اس کے سوا ان کو کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی شریک کو کرتا ہے اس لئے جس شخص نے موقع پرست اہل علم، حکام یا اللہ کے حلال کئے ہوئے کو حرام کرنے والے اور اس کے حرام کئے ہوئے کو حلال کرنے والے کسی بھی شخص کی اطاعت کی تو بالاتفاق اس شخص کا یہ فعل شرک اکبر ہے۔

اس کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ ہے:

" اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الھا واحدا لا الہ الا ھو سبحنہ عما یشرکون "

-

ترجمہ:... انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا، کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے

مولانا شبیر احمد عثانیؒ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ان کے علماء اور مشائخ جو کچھ اپنی طرف سے مسئلہ بنا دیتے خواہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہہ دیتے اسی کا سند (دلیل) سمجھتے کہ بس خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارا ہو گیا کتب سماویہ سے کچھ سروکار نہ رکھا تھا، محض احبار و رہبان کے احکام پر چلتے تھے، ان کا یہ حال تھا کہ تھوڑا سا مال یا جاہی فائدہ دیکھا اور حکم شریعت کو بدل ڈالا جیسا دو تین آیتوں کے بعد مذکور ہے، پس جو منصب خدا کا تھا، (یعنی حلال وحرام کی تشریع) وہ علماء و مشائخ کو دے دیا گیا تھا۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں جن میں ایسی اطاعت کرنے پر سخت وعیدیں نازل ہوئی ہیں، اور اس ایات سے یہ ثابت ہوا کہ یہود اور عیسائی اپنے احبار و رہبان کو سجد

ے یا رکوع نہیں کیا کرتے تھے ، بلکہ کسی بھی چیز کی حلت و حرمت کا اختیار اللہ تعالی کے علا وہ انہیں دے رکھا تھا ، اور ان کے بنائے ہوئے من گھڑت احکامات کی اطاعت اور پیروی کیا کرتے تھے ،اور یہ اللہ تعالی کے ساتھ غیر کو شریک کرنا ہے ، جو توحید کے منافی نے اور شرک اکبر ہے

انسانی زندگی میں عبادت کی اہمیت:

اسلامی تعلیمات سے ثابت ہے کہ انسان جب بھی کسی گناہ میں ملوث ہوتا ہے ، تو وہ گناہ اس کے دل سیاہی چھوڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے نیکی کے کاموں یعنی اعمال صالحہ کی طرف التفات کم ہو جاتا ہے اور گناہ کے کاموں میں رغبت زیادہ ہو جاتی ہے ، ترمذی شریف کی ایک رویت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے ، تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے ، پھر اگر وہ اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور معافی مانگ لیتا ہے تو یہ سیاہ دھبہ مٹا دیا جاتا ہے ، لیکن اگر وہ اس گناہ کا اعادہ کرتا ہے ، تو سیاہ دھبوں میں اضافہ ہو جاتا ہے ، یہاں تک کہ وہ اس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے۔

بس یہی وہ " رین " کی کیفیت ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے اس طرح فرمایا۔

" کلا بل که ان علی قلوبهم قا کا نوا یکسبون "

ترجمہ :... ہرگزایسا نہیں بلکہ (اصلی وجہ ان کی تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بنیٹھ گیا ہے۔

اور اس کے برعکس انسان کی تربیت میں عبادت کا اپنا اثر ہے ، جس کی وجہ سے اعمال صالحہ اور نیکی کے کاموں میں دل لگتا ہے اور شر وفساد اور گناہ کی طرف رغبت کم ہو جاتی ہے یعنی عبادت گناہوں کی سیاہی اور اس سے حاصل ہونے والی کو ورتوں کو مٹاتے کے ساتھ ساتھ خیر کے کاموں اور بھلائی کے کاموں کی طرف رغبت بھی پیدا کرتی ہے۔

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر عبادات اپنا ایک خاص اثر رکھتی ہیں ، انسان کی انفرادی زندگی پر عبادت کا اثر یہ ہوتا ہے ، کہ عبادت انسان کو اعلی اخلاق سے اراستہ کرتی ہے، اور صلہ رحمی کا جزبہ پیدا کرتی ہے ، اور تزکیہ نفس کرتی ہے ، جو شریعت میں اصلا مطلوب ہے ،اور اجتماعی زندگی پر اثر یہ ہوتا ہے کہ اجتماعی روابط اور تعلقات عدل وانصاف پر قائم ہوئے ہیں اور ایسا واضع اثر ہوتا ہے کہ وہ مساوات ، ایثار اور بھائی چارے کے رنگ میں رنگا جاتا ہے ، اور ایسی جماعت تشکیل پاجاتی ہے جس کی ابتداء بھائی چارے سے اور انتہاء ایثار پر ہوتی ہے۔

عبادت کی قبولیت کے لئے شرطین ہیں :

ا)... ایمان :

عبادت کی قبولیت کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے ، کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لاتے ہوئے اللہ تبارک و تعالی کی جائے کیونکہ بغیر ایمان کے کسی قسم کی کوئی عبادت قابل قبول نہیں ہے قرآن پاک میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ :

" ومن عمل صا لحا من ذ کر اوا نثی وھو مومن فا ولیک ید خلو ن الجنة یر زقون فیھا بغیر حسا ب " ۔

تر جمہ :... اور جس نے کو ئی نیک کا م کیا خو اہ وہ کو ئی مر د ہو یا عو رت بشر طیکہ وہ ایما ن (ویقین کی دولت) سے سر شا ر ہو تو ایسے لو گ دا خل ہو نگے (سد ابہار اور ابد ی نعمتوں والی) اس جنت میں جہا ں ان کو رزق دیا جا ئے گا ، بغیر کسی حساب و گما ن کے۔

۲)... اخلاص:

اللہ تعالیٰ کی عبا دت کر نا ایسے اخلا ص کے سا تھ جو شر یعت میں مطلو ب ہے یعنی صرف اور صر ف اللہ تعالیٰ کی ر ضا اور خو شنو دی کے لیے عبادت کر نا۔

قر آن پا ک میں اللہ تعا لی نے فر ما یا کہ۔

" و ما امرو ا الا لیعبدواللہ مخلصین لہ الد ین " ۔

تر جمہ :... اور ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا ، مگر اس با ت کا کہ وہ عبا دت (وبند گی) کر یں صرف اللہ کی خا لص کر کے اس کے لئے اپنے دین کو۔

حضر ت ابو ہر یر ہ رضی اللہ عنہ سے حضو ر پا ک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشا د مر وی ہے۔

" قا ل تبا رک و تعالی انا ا غنی الشر کا ء عن الشر ک من عمل عملا ا شر ک فیہ معی غیری تر کتہ وشر کہ " ۔

ترجمہ :... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمام شرکاء سے بڑھ کر شرک سے مستغنی ہوں، جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ غیر کو شریک کرے تو میں اسے اس کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں،

۳)... اتباع شریعت :

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ عبادت جو کتاب و سنت کے عین مطابق ہو قابل قبول ہے، یعنی جس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادات کے طریقے بتلائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان طریقوں کو اپنایا انہی طریقوں کے ساتھ عبادت کی جائے، تو انشاء اللہ بروز قیامت یہ عبادت نجات کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ :

" **ام لهم شركوا شدعوا لهم من الدين كالم يا ذن به الله** "۔

ترجمہ :... کیا ان لوگوں کے ایسے شریک ہیں، جنہوں نے ان کے لئے دین کا وہ طریقہ نکال لیا ہے۔

جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی، یعنی اللہ تعالیٰ نے بنیوں کی زبانی آخرت کا اور دین حق کا راستہ بتلا دیا، کیا اس کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے، جسے کوئی دوسرا راستہ مقرر کرنے کا حق اور اختیار حاصل ہو، کہ وہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہرادے، پھر آخر ان مشرکین نے اللہ کی وہ راہ چھوڑ کر جو انبیاء علیہ السلام نے بتلائی تھی، دوسری راہیں کہاں سے نکالیں۔ (تفسیر عثمانی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" **من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهور** "۔

ترجمہ :... جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو (حقیقت میں) دین نہیں تووہ مردود (قابل قبول نہیں) ہے۔

عبادتِ صحیحہ کی تین صفات ہیں:

۱)... اللہ تعالیٰ سے محبت ہو:

ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ سے غایت درجہ کی محبت کرتے ہوئے جودینی معاملات کے اندر سب محبتوں پر غالب ہو۔اور اللہ تعالیٰ نے ایسی محبت کی تعریف فرمائی ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :

"والذین امنوا اشد حباً لله"

ترجمہ:... اور ایمان لانے والے اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

۲)... اللہ تعالیٰ کا خوف ہو:

اور اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ اوران کے عذاب کے ڈرسے عبادت کرنی چاہیئے، قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"یدعون ربهم خوفاً وطمعاً"

ترجمہ:... (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور اُمید سے پکارتے ہیں۔

۳)... اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہو:

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت ان کی رحمت اور فضل کی امید کرتے ہوئے کرنی چاہیئے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"ویرجون رحمته ویخافون غذا به"

ترجمہ:... وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید کرتے ہیں۔اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

عبادت میں افراط وتفریط درست نہیں:

اہل سنت و الجماعت کا مسلک یہی ہے ، کہ عبادت صحیحہ کی تین صفات ہیں :

ا)... اللہ تعالیٰ سے محبت۔

۲)... اللہ تعالیٰ کا خوف۔

۳)... اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کی امید ہو ، اور زاہدین و صلحاء کا منہج اور طریقہ بھی یہی ہے ، جن کا ذکر اوپر مختصراً ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہم التجاء کرتے ہیں ، کہ وہ ہمیں اپنی صحیح عبادت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

(آمین...)۔

...☆☆☆☆☆...